مجلس تحفظِ ختمِ نبوتؐ پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ

ختمِ نبوّت

کراچی

اللہ کو خوشی کے مواقع پر یاد کیا کرو۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ

جلد ۲

۲ تا ۸ ستمبر ۱۹۸۳ء بمطابق ۲۳ تا ۲۹ ذیقعدہ ۱۴۰۳ھ

شمارہ ۱۴

خصائل نبوی بر شمائل ترمذی

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی رحمہ اللہ تعالی

باب ماجاء فی صفۃ ادام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے سالن کا ذکر۔

فائدہ: اس باب میں تیس سے زائد حدیثیں ہیں بعض نسخوں میں اس باب میں ایک مضمون اور بھی ذکر کیا ہے وہ یہ کہ سالن اور مختلف اشیاء کا ذکر جو حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے متناول فرمائی ہیں۔

۱۔ حدثنا محمد بن سہل بن عسکر وعبد اللہ بن عبد الرحمٰن قالا حدثنا یحییٰ ابن حسان حدثنا سلیمان ابن بلال عن ھشام ابن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم الادام الخل قال عبد اللہ ابن عبد الرحمٰن فی حدیثہ نعم الادم او الادام الخل۔

۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا کہ سرکہ بھی کیسا اچھا سالن ہے۔

فائدہ: اس لحاظ سے کہ اس میں دقت ومحنت زیادہ نہیں ہوتی اور روٹی بے تکلف کھائی جاتی ہے۔ ہر وقت میسر آجاتا ہے نیز تکلفات سے بعید ہے۔ اور دنیوی گزران میں اختصار ہی مقصود ہے۔ اس کے علاوہ سرکہ میں خصوصی فوائد بھی بہت سے ہیں صمیات کے لئے مفید ہے بلغم اور صفراء کا قاطع ہے۔ کھانے کے ہضم میں معین ہے۔ پیٹ کے کیڑوں کا قاتل ہے۔ بھوک اچھی لگاتا ہے۔ البتہ سرد مزاج ہونے کی وجہ سے بعض لوگوں کو مضر ہوتا ہے لیکن اس لحاظ سے کہ بہترین سالن ہر وقت میسر آسکتا ہے جتنی بھی مدح ہو قرین قیاس ہے۔ اسی لئے ایک حدیث میں آیا ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نوش فرماتے تھے اور یہ فرماتے تھے کیا ہی اچھا سالن ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس میں برکت کی دعا فرمائی اور یہ ارشاد فرمایا کہ پہلے انبیاؑ کا بھی یہ سالن رہا ہے ایک حدیث میں ہے کہ جس گھر میں سرکہ ہو وہ محتاج نہیں ہیں یعنی سالن کی احتیاج باقی نہیں رہتی۔ جمع الوسائل میں ان روایات کو ابن ماجہ سے نقل کیا ہے۔

۲۔ حدثنا قتیبۃ حدثنا ابو الاحوص عن سماک بن حرب قال سمعت النعمان ابن بشیر یقول الستم فی طعام وشراب ماشئتم لقد رأیت نبیکم وما یجد من الدقل ما یملأ بطنہ۔

۲۔ نعمان بن بشیر کہتے ہیں کیا تم لوگ کھانے پینے کی خاطر نعمتوں میں نہیں ہو حالانکہ میں نے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ کہ

(باقی صفحہ ۲۱ پر)

فہرست

خصائل نبوی ۲
حضرت شیخ الحدیث رح

افادات عارفی ۴
مولانا منظور احمد الحسینی

ابتدائیہ ۵
عبدالرحمٰن یعقوب باوا

کاروانِ ختم نبوت ۷
غلام حسین اعوان

دورۂ یورپ ۱۰
مولانا منظور احمد الحسینی

مسئلہ ختم نبوت ۱۲
علی اصغر چشتی صابری

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ۱۴
مولانا محمد اقبال رنگونی

شعبۂ کتابت: حافظ عبدالستار واحدی، غلام یٰسین تبسم

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی

زیرِ سرپرستی
حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم
سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مدیر مسئول
عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مجلس ادارت
مفتی احمد الرحمان
مولانا محمد یوسف لدھیانوی
ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر
مولانا بدیع الزمان
مولانا منظور احمد الحسینی

مینیجر
علی اصغر چشتی صابری، ایم۔اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

فی پرچہ: ڈیڑھ روپیہ

بدل اشتراک

سالانہ	۶۰ روپیہ
ششماہی	۳۵ روپیہ
سہ ماہی	۲۰ روپیہ

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۲۱۰ روپیہ
کویت، ابوظہبی، شارجہ، دوبئی، اردن اور شام	۲۲۵ روپیہ
یورپ	۲۹۵ روپیہ
آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۲۷۰ روپیہ
افریقہ	۲۱۰ روپیہ
افغانستان، ہندوستان	۱۹۵ روپیہ

فون نمبر: ۷۱۶۷۱

رابطہ دفتر
دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش کراچی

ناشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا
طابع: حکیم الحسن نقوی انجمن پریس کراچی
مقام اشاعت: ۲۰/۸ سائٹ روڈ نیشنل ایم اے جناح روڈ کراچی

ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی ہفت روزہ — ختم نبوت

افاداتِ عارفی

ضبط و ترتیب منظور احمد الحسینی

نماز کی ہیئت تواضع اور تحمل کی شان پیدا کرتی ہے

ملفوظات عارف باللہ حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحب عارفی مدظلہ

آج بروز سوموار مورخہ ۵ ذی قعدہ عصر کے بعد مجلس عارفی میں حاضری ہوئی حضرت کی طبیعت ناساز تھی حضرت نے چند باتیں سنائیں اور اس کے بعد دعا کرائی۔

فرمایا:- تواضع اور تحمل بڑی چیز ہے اگر کسی کے دل کو مسخر کرنا ہو تو طبیعت میں نرمی اختیار کرلو۔ اس پر شیخ سعدی نے ایک مثال دی ہے۔ ایک تاگے کو اگر دونوں طرف کھینچنے والے عقل مند ہوں تو وہ نہیں ٹوٹے گا کیونکہ اگر ایک طرف سے کھینچا جائے گا تو دوسری طرف والا نرم پڑ جائے گا اور اگر دونوں طرف کھینچنے والے جاہل ہوں تو تاگے کی بجائے اگر زنجیر ہو تو وہ بھی ٹوٹ جائے گی۔ ہماری زندگی بھی اسی طرح ہے انسان پر مختلف حالات آتے ہیں ہر وقت اپنی مت منواؤ! کبھی دوسرے کی بھی مان لو۔

اسی طرح ہم نے عبادات کو یوں ہی سمجھ رکھا ہے یہ سب عبادات مخلوق کے فائدے کے لئے ہیں کیونکہ ان کا اثر مخلوق کے ساتھ وابستہ ہے۔ منجملہ اور خوبیوں کے نماز کی ہیئت بھی تواضع اور تحمل کی شان پیدا کرتی ہے۔ اور نماز پر مداومت کی وجہ سے یہ حالت حاصل ہو جاتی ہے۔

اس پر حضرت مدظلہ نے دو واقعے سنائے جن کو میں اپنی زبان میں قارئین کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

فرمایا- حضرت حکیم الامت مولانا تھانوی ایک مرتبہ رام پور تشریف لے گئے تو صاحب وعظ نے اعلان کرایا کہ حضرت تھانوی تشریف لائے ہوئے ہیں۔ آپ وعظ فرمائیں گے۔ مجمع میں سے ایک خان صاحب کھڑے ہو گئے کہنے لگے مولوی اشرف علی کا وعظ نہیں ہونے دیں گے اس لئے کہ ہمارے علماء کا متفقہ فتویٰ ہے کہ وہ کافر ہیں اور کافر کا وعظ کسی حال میں نہیں ہوگا۔ مولانا کو جب اس امر کی اطلاع ہوئی تو اپنے ساتھ بیٹھنے والوں میں سے ایک صاحب کو کہا کہ خان صاحب کو اندر بلا لائیں۔ خان صاحب تشریف لائے تو مولانا نے ان کو اپنے ساتھ بٹھاتے ہوئے فرمایا کہ اشرف علی کو دیکھا ہے یا آپ پہچانتے ہیں

(باقی صفحہ ۲۲ پر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدی

روزنامہ الفضل کا ڈیکلریشن منسوخ کیا جائے

قادیانی پاکستان کو قادیانستان بنانا چاہتے ہیں ۔

ادھر صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق پاکستان میں نفاذ اسلام یعنی پاکستان کو "پاک ستان" بنانے کی کوششوں میں مصروف نظر آتے ہیں اور دوسری طرف "انگریز کا خود کاشتہ پودا" (مرزائی پارٹی) پاکستان کو کسی اچھے اور خوبصورت عنوان سے "قادیان ستان" بنانے کی طرف اشارہ دے رہے ہیں ۔

"مرزائی پارٹی" پاکستان پر غلبہ حاصل کرنے کی اپنی پرانی کوششوں میں کچھ زیادہ سرگرم نظر آتی ہے ۔ قادیانیوں کے چوتھے سربراہ مرزا طاہر نے کچھ عرصہ قبل بھی کچھ اس قسم کا اعلان کیا تھا جس کا ہم نے انہی صفحات میں ذکر کیا تھا۔ مرزا طاہر نے اعلان کیا تھا کہ :-

"ایک وقت آئے گا کہ اس ملک میں بھی مسیح موعود علیہ السلام (مرزا غلام قادیانی) کے ذریعہ وہی جھنڈا گاڑا جائے گا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ہوگا"

(الفضل ۱۰ دسمبر ۸۲ء صفحہ ۸)

ہم نے اس وقت بھی ختم نبوت کے ذریعہ حکومت کو اس جانب متوجہ کیا تھا اور احتجاج بھی کیا تھا کہ قادیانیوں کی اشتعال انگیز تحریروں کا نوٹس لیا جائے لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہماری ان باتوں پر کوئی کان دھرنے والا نہیں۔ اس بار پھر قادیانی "روزنامہ الفضل" میں قادیانی پارٹی کے مؤرخ دوست محمد شاہد کا "تاریخ پاکستان کا ایک سنہری باب" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ :-

"سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی دور بین نگاہ بجانپ رہی تھی کہ یہ نوزائیدہ مملکت چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات وکشوف کے مطابق اور جماعت احمدیہ کی بے لوث قربانیوں سے معرض ظہور میں آئی ہے۔ اس لئے مشکلات کے طوفان کے باوجود جلد یا بدیر احمدیت کی برکت سے اسے اسلامستان کی بنیاد بننا ہے۔ اسی اہمیت کے پیش نظر آپ نے ملک کو درپیش جدید مسائل کا گہرا مطالعہ فرمایا .... داخلی اور خارجی ہر اعتبار سے ان کو حل کرنے کی مفید اور قیمتی تجاویز ارباب اقتدار اور عوام کے سامنے رکھیں"

(روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۳ اگست ۸۳ء)

تحریک قیام پاکستان سے مرزائیوں کا دور کا بھی واسطہ نہیں ۔ ایک طرف برصغیر کے مسلمان قیام پاکستان کی تحریک چلا رہے تھے اور مسلمان اپنا خون بہا رہے تھے دوسری طرف قادیانیوں کے دوسرے سربراہ آنجہانی

مرزا محمود، مسلمانوں کی پیٹھ پر چھرا گھونپ رہا تھا۔ انگریزوں سے ساز باز کر رہا تھا۔ ان سے قادیان کو ویٹیکن سٹی قرار دینے کا مطالبہ کر رہے تھے۔ باؤنڈری کمیشن کے سامنے اپنا ایک الگ محضر نامہ پیش کر کے اس میں انہوں نے اپنی تعداد، اپنے علیحدہ مذہب اپنی فوجی اور سول ملازمین کی کیفیت درج کرا رہے تھے۔

کیا پاکستان کا ایک وفادار ایسی حرکت کر سکتا ہے؟ پھر کس منہ سے کہہ رہے ہیں کہ قادیانیوں نے قیام پاکستان کے لئے قربانیاں دیں؟ کیا یہ کہنا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے الہامات و کشوف کے مطابق یہ خطہ معرض وجود میں آیا شر انگیزی نہیں ہے؟ اس کے علاوہ اب جب کہ حکومت اور مسلمانان پاکستان دونوں نفاذ اسلام کی فکر میں لگے ہوئے قادیانی مورخ کا یہ لکھنا کہ "قادیانیت کی برکت سے اسے (پاکستان کو) عالمگیر اسلامستان کی بنیاد بنا ہے۔ ہمارے جذبات کے منافی نہیں ہے؟

یہ بات بالکل واضح ہے کہ قادیانیوں کا ہمارے اسلام سے کوئی تعلق نہیں بلکہ وہ خود علی الاعلان یہ کہتے ہیں کہ "ان کا اسلام اور ہمارا اور" یہ باتیں ان کی کتابوں میں موجود ہیں۔ قادیانیوں کے نزدیک حقیقی اسلام (نعوذباللہ) قادیانیت ہے۔ لہذا اگر وہ پاکستان کو اسلامستان بنانا چاہتے ہیں تو قادیانی ازم کے نفاذ کے سوا کچھ نہیں۔

قادیانی پارٹی کے موجودہ سربراہ مرزا طاہر اس بات کو بھول گئے کہ ان کے "ابا جی" نے تحریک پاکستان کے دوران اکھنڈ بھارت کا نعرہ لگایا تھا اور اسے "مرزا غلام احمد قادیانی کی بعثت کا تقاضا" قرار دیا تھا۔ کیا انہوں نے یہ نہیں کہا تھا کہ:۔

"حقیقت یہی ہے کہ ہندوستان جیسی مضبوط بیس جس قوم کو مل جائے اس کی کامیابی میں کوئی شبہ نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہے کہ اس نے احمدیت کے لئے اتنی وسیع بیس مہیا کی ہے۔ پتہ لگتا ہے کہ وہ سارے ہندوستان کو ایک اسٹیج پر جمع کرنا چاہتا ہے۔ اور سب کے گلے میں احمدیت کا جوا ڈالنا چاہتا ہے۔ اس لئے ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ہندو مسلم سوال اٹھ جائے اور ساری قومیں شیر و شکر ہو کر رہیں تاکہ ملک کے حصے بخرے نہ ہوں بے شک یہ کام بہت مشکل ہے مگر اس کے نتائج بہت شاندار ہیں اور اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ساری قومیں متحد ہوں تاکہ احمدیت اس وسیع بیس پر ترقی کرے"

پھر کس منہ سے قادیانی ٹولہ، پاکستان سے ساتھ وفاداری کا ڈھونگ رچا رہا ہے۔ ایک طرف تو کہتے ہیں کہ قیام پاکستان، مرزائے قادیانی کے الہامات کا نتیجہ ہے۔ اور دوسری طرف کہتے ہیں کہ اکھنڈ بھارت مرزائے قادیانی کی بعثت کا تقاضا ہے۔ کیا اس سے قادیانیوں کی منافقانہ روش کا پتہ نہیں چلتا ہے؟

قیام پاکستان سے پہلے اور قیام پاکستان کے بعد کے قادیانیوں کے اخبارات جرائد کا ریکارڈ اٹھا کر دیکھ لیجئے کہ مرزا محمود نے ان میں کیا کچھ زہر اگلا ہے۔ مرزا محمود قادیان دوبارہ جانے یا قادیان کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے بے چین تھا۔ وہ ہر چیز کو داؤ پر لگانے کے لئے تیار تھا کہ کسی نہ کسی صورت میں قادیان انہیں دوبارہ مل جائے۔

ہمارا حکومت سے مطالبہ پہلے بھی تھا کہ مسلمانان پاکستان "الفضل" کی شر انگیزیوں کو برداشت نہیں کر سکتے۔ اس کی تحریریں ہمارے جذبات کے منافی ہیں۔ "علیہ السلام" اور "رضی اللہ" کی اصطلاح کا استعمال بھی دوبارہ شروع ہو گیا ہے اور برابر ایک عرصے سے کر رہے ہیں۔ اب حال ہی میں الفضل ربوہ ۳۰ اگست ۸۳ء کے صفحہ ۵ کالم نمبر ۱ پر مرزا طاہر نے اپنی تقریر میں قادیانیوں کو "صحابہ" اور مسلمانوں کو "کفار مکہ" کہہ کر مشتعل

باقی صفحہ ۲۱ پر

کاروانِ ختم نبوۃ —— منزل بہ منزل

— قادیانیوں کی وفاداریاں عالمی سامراج کے ساتھ ہیں۔

— قادیانی ۱۹۷۳ء کا آئین منسوخ کرانا چاہتے ہیں۔

غلام حسین اعوان ناظم نشر و اشاعت مجلس مانسہرہ

مانسہرہ میں

دو روزہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مانسہرہ کے زیر اہتمام مورخہ ۲۸، ۲۹ جولائی ۱۹۸۳ء بروز جمعرات و جمعہ مبارکہ دو روزہ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ مانسہرہ جو کسی زمانہ میں مرزائیت کا گڑھ سمجھا جاتا تھا۔ قادیانی اور لاہوری جماعت سے تعلق رکھنے والے دونوں طرح کے ٹوٹے پھوٹے مرزائی اب بھی بکھرے ہوئے موجود ہیں۔

جب ختم نبوت کانفرنس کا اعلان کیا گیا۔ تو مانسہرہ کے قادیانی اور مرزائی نواز عناصر مصروف عمل ہو گئے۔ چنانچہ پہلی نشست مانسہرہ کی وسیع و عریض مسجد "ناڑی" میں امیر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت مولانا خان محمد صاحب کے زیر صدارت بعد از نماز عشاء ۲۸ جولائی کو شروع ہوئی۔ تلاوت کلام پاک کے بعد قاری مصباح السلام صاحب نے نعت پڑھی۔ بعد ازاں مبلغ اسلام حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب (ٹیلی فون ایکسچینج ہری پور) نے مختصر خطاب کیا۔ ان کے بعد مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبد الرؤف صاحب جتوئی نے قادیانی سازشوں کا پردہ چاک کیا۔ مولانا جتوئی کے بعد مولانا نور الحق صاحب نور نے قادیانی سرگرمیوں کا جائزہ عوام کے سامنے پیش کیا۔ کہ قادیانی کسطرح سے ملک و ملت کے لئے خطرناک عزائم رکھتے ہیں۔ بعد میں حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب نے مرزائیوں کی ملک دشمن سرگرمیوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ مولانا نے فرمایا کہ قادیانیوں نے پاکستان کو ابھی تک دل و جان سے تسلیم نہیں کیا۔ اور وہ ماضی کی طرح اب بھی ملکی وحدت اور ملکی سالمیت کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں۔ مولانا زاہد الراشدی نے فرمایا کہ قادیانیوں کی وفاداریاں عالمی سامراج کے ساتھ ہیں۔ اور انہوں نے سامراجی مفادات کے تحفظ کی خاطر پاکستان میں تخریبی کارروائیوں کا جال پھیلا رکھا ہے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا محمد شریف جالندھری نے اپنے خطاب میں قادیانی عناصر کی کارروائیوں کی نشاندھی فرمائی اور کہا کہ مولانا محمد اسلم قریشی کا اغوا یا قتل قادیانیوں کے سوچی سمجھی سکیم کا ایک حصہ ہے۔ جس کے ذریعہ وہ ملک میں بد امنی پیدا کرکے ۱۹۷۳ء کا آئین منسوخ کرانا چاہتے ہیں۔ اور ہم انشاء اللہ ان سازشوں کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ اس نشست سے حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب خطیب مرکزی جامع مسجد اسلام آباد۔ حضرت مولانا قاضی اللہ یار خان اور مولانا سید

سراج الدین شاہ صاحب آف راولپنڈی نے بھی خطاب فرمایا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض حضرت مولانا سید عمران شاہ صاحب آف کوٹھی حبیب اللہ مانسہرہ نے سرانجام دیئے۔ حضرت امیر مرکزیہ شیخ طریقت حضرت مولانا خان محمد صاحب کی دُعا پر پہلی نشست کا اختتام ہوا۔

دوسری نشست

۲۹ جولائی کو مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ کی قیادت میں سوزوکیوں کا جلوس دربارۂ ثانی "داتہ" کیلئے روانہ ہوا۔ داتہ کے احباب علی الصبح مانسہرہ پہنچ چکے ہیں۔ کروڈھ سے جانثاران ختم نبوت کا یہ قافلہ اپنے عظیم قائد کی معیت میں ساڑھے دس بجے جب داتہ کے قریب پہنچا تو زندہ دلان "داتہ" نے اپنے عظیم اور دیگر علماء کرام کا تاریخی استقبال کیا۔ اور نعرہ تکبیر تاج تخت ختم نبوت اور اسلام زندہ باد کے نعروں کی گونج میں یہ جلوس داتہ شہر میں داخل ہوا۔ داتہ کے مضافات کے گاؤں سے بھی ایک کثیر تعداد اپنے معزز قائدین کو دیکھنے کے لئے پہنچ چکی تھی۔ اس قافلہ میں حضرت امیر مرکزیہ کے علاوہ حضرت مولانا محمد شریف جالندھری۔ حضرت مولانا نور الحق صاحب نورؔ حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب ہری پور۔ حضرت مولانا قاضی شمس الدین درویش۔ حضرت مولانا قاضی اللہ یار خان صاحب اور مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مانسہرہ کے امیر حضرت مفتی داؤد صاحب ناظم اعلیٰ سید منظور احمد شاہ صاحب آسی۔ حضرت مولانا سید اسرار الحق شاہ صاحب نائب ناظم مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مانسہرہ اور قاری غلام رسول صاحب آف بلگک شامل تھے۔

گیارہ بجے دن نماز جمعہ سے قبل حضرت امیر مرکزیہ کی زیر صدارت دوسری نشست شروع ہوئی۔ تلاوت کلام پاک اور نعت کے بعد نائب ناظم مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مانسہرہ۔ حضرت مولانا اسرار الحق شاہ صاحب نے مرزائی سرگرمیوں کا نوٹس لیا۔ اس کے بعد مجلس تحفظ ختم نبوت کے مجاہد و مبلغ اسلام مولانا قاضی اللہ یار خان صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں مرزا قادیانی کا پوسٹ مارٹم کیا۔ اور ابتدا سے آج تک مرزائی سرگرمیوں کا پردہ چاک کیا۔ نماز جمعہ سے قبل سوا بارہ بجے کھانے کا وقفہ ہوا۔ اور پھر داتہ کی مرکزی جامع مسجد ہی میں مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا محمد شریف جالندھری ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے خطبہ جمعہ میں مرزا طاہر کے ملک و ملت دشمن سرگرمیوں پر مفصل روشنی ڈالی۔ اور مجلس کے مطالبات اور مولانا محمد اسلم قریشی کے بارے میں اپنے موقف کو واضح کیا۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ حضرت مولانا قاضی اللہ یار خان صاحب، سید منظور احمد شاہ آسی اور حضرت مولانا سید اسرار الحق شاہ صاحب کے ہمراہ سوا بارہ بجے مانسہرہ کو روانہ ہوئے پونے ایک بجے ٹھیک مرکزی جامع مسجد مانسہرہ میں قاضی صاحب نے اپنا خطاب خطبہ جمعہ شروع کیا۔ اور عظیم الشان اجتماع کے سامنے مجلس تحفظ ختم نبوت کی کارکردگی پیش کی۔ اور تفصیل سے بیان فرمایا۔ ادھر مرکزی جامع مسجد داتہ میں حضرت امیر مرکزیہ کی زیر سرپرستی و صدارت نماز جمعہ کے بعد دوبارہ اجلاس شروع ہوا۔ اور اس نشست سے مولانا نور الحق صاحب نورؔ۔ مولانا ضیاء الدین صاحب ...... اور مولانا شمس الدین صاحب آف درویش نے خطاب فرمایا۔ اور داتہ کے سرگرم رکن جناب میاں شاہ حضرت مجاہد شاہ صاحب نے بھی خطاب کیا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض حضرت مولانا ...... ول الرحمٰن صاحب اور جناب قاری فاروق شاہ صاحب نے سر انجام دیئے۔ یوں دوسری۔ تیسری۔ چوتھی نشست کا اختتام ہوا۔ اور آخر میں امیر مرکزیہ مخدوم العلماء حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے دُعا کرائی۔

یاد رہے کہ "داتہ" وہ قصبہ ہے۔ جہاں مرزا غلام احمد قادیانی کے زمانے سے قادیانیت چلی آرہی ہے۔ اور دو سو ۲۰۰ کے لگ بھگ مرزائی افراد اب بھی موجود ہیں اور اس لحاظ سے بھی یہ کانفرنس تاریخی اہمیت کی حامل ہے۔ کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ اور ناظم اعلیٰ پہلی دفعہ

یہاں تشریف لائے۔ ویسے تو جلسے ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن مجلس کے مرکزی رہنماؤں کی تشریف آوری تاریخی حیثیت کی حامل ہے۔

پانچویں نشست

مانسہرہ کے پھگلہ نامی گاؤں میں یہاں تاریخی مباہلہ ہوا تھا۔ جس کی تفصیل الگ تحریر کی جائے گی۔ پھگلہ میں خطبہ جمعہ حضرت مولانا عبدالرؤف جتوئی نے دیا۔ اور مرزائی عزائم کو عوام کے سامنے آشکارا کیا۔

۲۹ جولائی کو بعد نماز عشاء مسجد امیر حمزہ محلہ ڈب میں امیر مرکزیہ کے زیر صدارت آخری اجلاس منعقد ہوا۔ ختم نبوت کے پروانے اور علاقہ بھر کے علماء کرام اپنے محبوب قائد کی زیارت کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ تلاوت کے بعد ایک ننھے سے بچے نے جس کی عمر بمشکل سات سال تھی۔ بارگاہِ رسالت میں ہدیۂ نعت پیش کیا۔ جس نے مجمع کو اپنی آواز کی سوز و گداز سے تڑپا دیا۔ اس کے بعد علاقہ کے مشہور عالم دین حضرت مولانا دوست محمد صاحب آف منگلور نے مرزائیوں کی سرگرمیوں کا تجزیہ تاریخی حوالہ جات سے پیش فرمایا۔ اور مرزا کے کردار اور دعویٰ نبوت کی وجہ تفصیل سے بیان فرمائی۔ حضرت مولانا عبدالرؤف جتوئی اور حضرت مولانا قاضی اللہ یار خان صاحب اور مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا محمد شریف جالندھری صاحب نے بھی خطاب فرمایا۔ آخر میں مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مانسہرہ کے ناظم سید اسرار الحق شاہ صاحب نے قرار دادیں پیش کیں۔ جن میں حکومت سے یہ مطالبہ کیا گیا کہ مرزائیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جائے۔ مرزائی اسلام کے مقدس اصطلاحات کو استعمال کر رہے ہیں۔ ان کو روکا جائے۔ اور خلاف اسلام لٹریچر پر پابندی لگائی جائے۔ اور مولانا محمد اسلم قریشی کی بازیابی کے لئے تمام وسائل بروئے کار لائے جائیں۔ اور سراغ لگا کر مجرموں کو عبرتناک سزا دی جائے۔

نعروں کی گونج میں عوام نے قرار دادوں کی تائید کی۔ آخر میں سید منظور احمد شاہ صاحب آسی ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مانسہرہ نے معزز مہمانوں اور مجلس کے قائدین کا شکریہ ادا کیا۔ کہ وہ گوناگوں مصروفیات کے باوجود اس گرمی میں دور کا سفر طے کرتے ہوئے یہاں تشریف لائے۔ اور یوں امیر مرکزیہ کی دعا پر اس عظیم الشان تاریخی کانفرنس کا اختتام ہوا......

ضروری اعلان

مفکر اسلام حضرت

مولانا محمد علی صاحب قدس سرہ

کے حالات و سوانح زیر ترتیب ہیں۔ آں مرحوم و مغفور نے نصف صدی تک ملت اسلامیہ کی خدمت کی۔ [illegible] سادگی اور جفاکشی کے ساتھ دینی اداروں، مدارس عربیہ، تردید مذاہب باطلہ بالخصوص فتنۂ قادیانیت کے خلاف [illegible] کا جنازہ اٹھا۔ آپ کو حضرت مرحوم کے متعلق کوئی واقعہ یادداشت ذہن میں ہو۔ ان کا کوئی خط یا تحریر موجود ہو تو ارسال فرمائیں۔ شکریہ

محمد شریف جالندھری
ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان حضوری باغ روڈ ملتان

دورۂ یورپ

قسط نمبر ۲

مجلس تحفظ ختم نبوت کا وفد

گلاسکو میں

رپورٹ:- منظور احمد الحسینی

گزشتہ سے پیوستہ، ستمبر ۱۹۷۴ء میں انہوں نے پاکستان کی اسمبلی نے غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ اسمبلی کا فیصلہ یکطرفہ نہیں تھا اس وقت کے قادیانی اور لاہوری گروپ کے سربراہان مرزا ناصر قادیانی آنجہانی اور صدر الدین کو صفائی کا خوب خوب موقع دیا گیا۔ مرزا ناصر پر ۱۱ دن تک اور صدر الدین پر ۲ دن تک جرح ہوتی رہی اور یہ اپنا مسلمان ہونا ثابت نہ کر سکے۔ باوا صاحب نے زور دے کر کہا کہ قادیانی اسلام دشمن طاقتوں کے آلۂ کار، اسرائیل کے جاسوس اور پاکستان کے غدار ہیں۔ باوا صاحب کے پر جوش اور ولولہ انگیز خطاب کے بعد انہوں نے پھر گھنٹہ مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانیوں کے تازہ عزائم سے لوگوں کو آگاہ کیا۔

بیان سے فراغت کے بعد مختلف دوستوں سے ملاقات ہوئی۔ شیخ عبدالغنی (ولد شیخ اللہ رکھا مرحوم احراری کھدر والے) اور الحاج ولی محمد ساکن چک ۱۹۵ ای ۔ بی (شہزادیاں آباد) ضلع ساہیوال تحصیل پاکپتن۔ (حال گلاسگو) سے تبادلہ خیال ہوا۔ الحاج ولی محمد صاحب نے بتایا کہ میرا گاؤں وہی ہے۔ جس میں محمدی بیگم رہتی تھیں۔ انہوں نے بتلایا کہ الحمد للہ محمدی بیگم کا انتقال حالت ایمان پر ہوا۔ ہمارے پاس اس بارے میں دو گواہیاں ہیں۔

① خود میں نے رحمت اللہ کے ساتھ جا کر مارٹن والا میں رشید احمد ہٹ والے سے تصدیق کرائی تھی۔

② ہم نے محمدی بیگم کے بیٹے آصف بیگ سے پوچھا تو اس نے اور دیگر بیٹوں نے اسی بات کی گواہی اور شہادت دی تھی کہ محمدی بیگم کا انتقال حالت ایمان پر ہوا تھا۔

پچھلے صفحات میں جمعیت اتحاد المسلمین گلاسگو کا تذکرہ آ چکا ہے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس کا کچھ تعارف کرا دیا جائے۔

جمعیت اتحاد المسلمین (مسلم مشن) گلاسگو

یہ مسلمانوں کا گلاسگو میں سب سے پہلا ادارہ ہے جو تقسیم ملک سے بہت پہلے (تقریباً ۱۹۳۴ء میں) یہاں آنے والے مسلمانوں نے قائم کیا تھا مسلمانوں کی تمام ضروریات مثلاً تعلیم زکوٰۃ نکاح / تکفین و تدفین کے انتظامات کا کفیل ہے یہ ایک دستور کے تحت چل رہا ہے۔ اس کے سالانہ انتخابات ہوتے ہیں اور رجال کار کو منتخب کیا جاتا ہے۔ اس دستور کے دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ اس کو ترتیب دینے والے حضرات نے

انتہائی کاوش و محنت کی ہے اس بات کا اندازہ آپ اس کی ایک شق سے کرلیں گے۔

"اگر بالفرض یہ جماعت کسی حادثے کی بنا پر ٹوٹ جائے اور اس کے اثاثہ جات موجود ہوں تو وہ ہندوستان کی معروف دینی جماعت جمیعۃ العلماء ہند کے سپرد کئے جائیں"

گلاسگو میں اس جمیعۃ کے زیر اہتمام جہاں کئی مسجدیں کامیابی کے ساتھ چل رہی ہیں اور پانچ چھ کے قریب دینی مدارس اس شہر کی وسیع تر علاقوں میں پھیلی ہوئی مسلم آبادی میں دینی تعلیمی خدمات انجام دے رہے ہیں وہاں دوسری طرف وقت کی اہم ترین ضرورت کو پورا کرنے کے لئے "مسلم مشن گرلز سیکنڈری اسکول" ہے، جو حکومت انگلینڈ سے منظور شدہ ہے یہ ادارہ عرصہ چار سال سے کام کر رہا ہے۔جس میں دینی و مروجہ دنیوی تعلیم کے حصول کے لئے صرف مسلمان بچیاں زیر تعلیم ہیں۔ جب کہ اسکول کی تمام تر معلمات مسلمان اور پاکستانی ہیں یہ اسکول پورے پورے مغربی ممالک میں اپنی مثال آپ ہے۔

اب اس طرح کی کوشش انگلینڈ کے دوسرے کئی شہروں میں بھی شروع ہو چکی ہیں۔ لیکن اس طرح سے کامیابی کے ساتھ اسکول چلانا اس کا اولین سہرا مسلمانانِ گلاسگو کے سر ہے۔ عام طور پر وہاں پورے ملک میں مسلمان بچیاں مخلوطِ طور تعلیم حاصل کرنے پر مجبور ہیں۔ جس کی وجہ سے بہت سے ایسے نئے مسائل کھڑے ہو رہے ہیں بلکہ ہو چکے ہیں جو وہاں کے مسلمانوں کو قعرِ مذلت کی طرف دھکیل رہے ہیں اب بھی وقت ہے کہ وہاں کے مسلمان بیدار ہوں اور اس مسئلے کا جلد سے جلد حل تلاش کریں۔

اس ادارے کی سرپرستی میں ایک قطعہ اراضی "مسلم قبرستان" کے نام سے زرکثیر صرف کر کے اہل اسلام کے لئے وقف کر دیا گیا ہے۔

زیرِ تعمیر جامع مسجد

پورے برطانیہ میں پائی جانے والی مساجد ماسوا چند کے، سب گرجوں اور مکانوں پر مشتمل ہیں۔ ضرورت اس بات کی تھی کہ مسجد کے لئے جگہ خرید کر خالص مسجد کی طرز پر ایسی عبادت گاہ بنائی جائے جو اسلام کی شوکت و عظمت اور شعائر اللہ کی خوبی کو ظاہر کرے جو کیفیت ایسی مسجد میں نماز پڑھنے سے حاصل ہوتی ہے وہ فیکٹریوں مکانوں اور گرجوں میں ادا کی جانے والی نمازوں سے نہیں ہوتی۔ گلاسگو کے حسّاس مسلمانوں نے اس ضرورت کو شدت سے محسوس کیا۔ اس کے پیش نظر دو ایکڑ رقبہ خرید کر تین سال قبل عظیم الشان جامع مسجد کی تعمیر شروع کر دی گئی ہے مصارف تعمیر کا کل تخمینہ پچیس لاکھ اسٹرلنگ پاؤنڈ ہے۔ اب تک تقریباً ۱۶ لاکھ پاؤنڈ خرچ ہو چکے ہیں یہ مسجد فن تعمیر کا انوکھا اور نادر شاہکار ہے جو اپنی تعمیر کے آخری مراحل میں ہے اللہ تعالیٰ نے چاہا تو آئندہ سال تک یہ سلیقہ پایۂ تکمیل تک پہنچ جائے گی۔ حق تعالیٰ اس مسجد کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نمازیوں اور عبادت گذاروں سے آباد فرمائے اور حاسدین کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

آئندہ عزائم

اس زیر تعمیر جامع مسجد کے پہلو میں دو ایکڑ رقبہ مزید خرید لیا گیا ہے تاکہ وہاں مسجد کی تکمیل کے بعد انشاء اللہ دارالعلوم کا تعمیراتی کام شروع ہو جائے گا ہمہ وقتی تعلیم کے علاوہ وہاں ایک اہم ترین دینی کام سرانجام دیا جائیگا۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ اسکاٹ لینڈ کے اطراف و اکناف میں پھیلے ہوئے شہروں اور قصبوں میں بہت سی جگہ پرتا حال کوئی دینی مدرسہ، مسجد یا تعلیمی ادارہ نہیں ہے جمیعۃ...... اتحاد المسلمین کے ذمہ دار افراد یہ چاہتے ہیں کہ اسکاٹ لینڈ

اور اس کے اطراف کے مسلمان بچوں کے لئے ہر سال موسم گرما کی سہ ماہی چھٹیوں میں ایک ریفریشر کورس جاری کیا جائے۔ اس میں داخلہ لینے والے تمام بچوں کے لئے ہمہ وقتی تعلیم کا انتظام کر دیا جائے اس طرح سے یہ بچے تین ماہ تک صالح اساتذہ کی تربیت اور ۲۴ گھنٹے دینی ماحول میں رہ کر اسلامی تعلیم اور تہذیب و تمدن سے بہرہ ور ہو سکیں گے۔

دارالعلوم کے ساتھ ساتھ ایک عظیم الشان دارالاقامہ کے قیام کا منصوبہ ہے تاکہ آنے والے طلبہ حضرات کو رہائش میں کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ نیز گلاسگو کالجز یونیورسٹی میں زیر تعلیم پاکستانی طلبہ کی دینی تعلیم کے حصول کا جز وقتی خاص انتظام کیا جائے گا۔ تاکہ جب وہ یہاں سے دنیاوی علوم کی تکمیل کر کے پاکستان جائیں تو وہ ساتھ ساتھ دینی علوم سے بھی کافی حد تک واقفیت رکھتے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام منصوبوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے۔ آمین۔

بقیہ:۔ خصائل نبویؐ

وسلم کے مرغی تناول فرمانے کا ذکر کیا۔ اس نے عذر کیا کہ میں نے اس کو کچھ ایسی ہی چیز کھاتے دیکھا جس کی وجہ سے مجھے اس سے کراہت آتی ہے اس لیے میں نے اس کے نہ کھانے کی قسم کھا رکھی ہے۔

فائدہ:۔ یہ وہی حدیث ہے جو پہلے مذکور ہو چکی ہے اختلاف سند سے صورۃً قصہ میں کچھ اختلاف معلوم ہوتا ہے۔ شمائل میں دونوں حدیثیں مختصر ذکر کی گئی ہیں۔ بخاری شریف میں یہ لمبا قصہ ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے پھر بھی یہی فرمایا کہ کھاؤ اور قسم کا کفارہ ادا کرو کہ حلال چیز کے نہ کھانے کی قسم کے کیا معنی۔

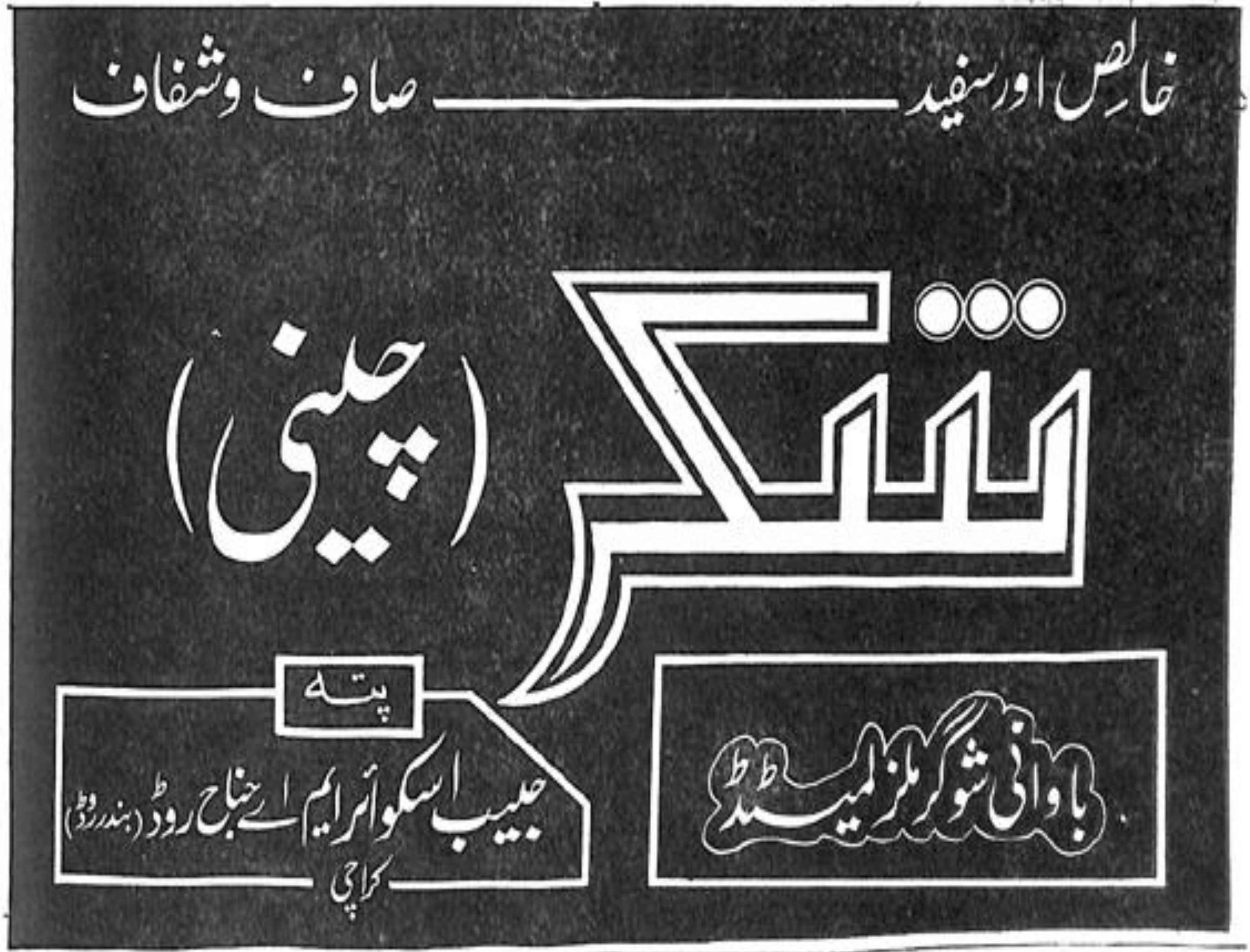

ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی ہفت روزہ ــ ختم نبوت

مسئلہ ختم نبوت

افادات
مولانا علامہ
عبدالرحیم اشعر
ناظم تبلیغ مجلس
تحفظ ختم نبوت

ضبط و ترتیب:۔ علی اصغر چشتی صابری ایم اے ایل ایل بی

جواب نمبر ۴

من عائشۃؓ قالتْ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقولُ ما من نبیّ یمرض خیربین الدنیا والاخرۃ وکان فی شکوٰہ الذی قبض اخذتہٗ بُحّۃٌ شدیدۃ فسمعتہ یقول مع الذین انعمت علیہم من النّبیّن والصدیقین والشھداء والصالحین فعلمت انہٗ خیر“ متفق علیہ

مشکوٰۃ مطبوعہ مجتبائی ۵۴۰

جواب نمبر ۵

عن ابی سعید الخدری رضؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التاجر الصدُوق الامین مع النّبیّن والصدیقین والشھداء۔

رواہ الترمذی بحوالہ مشکوٰۃ صفحہ ۲۴۳

الارواح دونوں حدیثوں میں معیت (رفاقت) فی الجنۃ مراد ہے۔

جواب نمبر ۶

” تصریحات “ من یطع اللہ والرسول
” قال بعض الصحابۃؓ للنبیّ صلی اللہ علیہ وسلم کیف نراکَ فی الجنّۃ وانت فی الدّرجات العُلیٰ ونحن اسفل منک فنزل ومن یطع اللہ والرسول وفیہما امرا بہ فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیہم ....الخ

ای افاضل ۔ اصحاب الانبیاء لمبالغتہم فی الصّدق والتصدیق والشھداء القتلیٰ فی سبیل اللہ والصالحین غیر من ذُکر و حسن اولٰئک رفیقاً ای رفقاء فی الجنۃ بان یستمتع فیہا برؤیتہم وزیارتہم والحضور معہم وان کان مقرہم فی درجات عالیۃٍ بالنسبۃ الیٰ غیرھم“

تفسیر جلالین صفحہ ۸۰۔

جواب نمبر ۷

و من یطع اللہ والرسول ذکروا فی سبب النزول وجوھاً۔ الاوّل۔ روی جمع من المفسرین ان ثوبان رضی اللہ عنہٗ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان شدید الحبّ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ قلیل الصّبرفا تاہٗ یوماً وقد تغیّر وجہہٗ ونحل جسمہٗ وعرف الحزن فی وجہہٖ فسالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن حالہٖ فقال یا رسول اللہ

مالی وجعٌ غیر انّی اذا لم اراک استقت الیاک واستوحشتُ وحشۃً شدیدۃً حتی القاک فزکرت الاخرۃ فخفتُ ان لا اراک ھُنا لاکّ ان دخلت الجنۃ فانت تکون فی الدرجات النبیّین وانا فی درجۃ العبد فلا اُراک وان لم ادخل الجنّۃ فحینئذٍ لا اراک ابداً فنزلت ھذہ الایۃ۔

تفسیر کبیر لامام الرازی۔ صفحہ ۲۵۰
جلد ۳

تنویرِ المقیاس
لفیروز آبادی طبع مصر
روح البیان ص۲۳۲ ص۵۹، ۶۰
جلد نمبر ۲

روح المعانی علامہ آلوسی۔
صفحہ ۷۵۔

تفسیر ابن کثیر جلد نمبر ا
صفحہ ۵۲۲

قادیانیوں کی طرف سے چوتھی دلیل

"یا بنی آدم اما یاتینکم رسل منکم"

وجہ استدلال

قادیانی "یاتینّ" مضارع مؤکد بالنونِ ثقیلہ جو ہمیشہ استقبال کے لئے آتا ہے۔ سے ثابت کرتے ہیں۔ کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول آتے رہیں گے۔ دوسری وجہ استدلال یہ ہے۔ کہ "یا بنی آدم" کا خطاب عام ہے۔ اور تمام اولاد آدم کو ہے۔ جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت بھی شامل ہے۔ تو ثابت ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی نبی آتے رہیں گے۔

جواب

یاتینّ کا استدلال بایں وجہ باطل ہے۔ کہ یہ قصہ حضرت آدم علیہ السلام بطور حکایت ہے۔ چنانچہ ھبوطا الی الارض کے بعد ان کو حکم ہوا۔ اما یاتینکم منی ھدی اور ھدیً سے مراد شریعت ہے۔ جیسا کہ ھدیً للمتقین میں ہے۔ لہٰذا مرزائی استدلال کے مطابق شریعت کا نزول بھی اور نبوت کا جاری ہونا بھی مفہوم ہوتا ہے۔ حالانکہ آپ اس کے قائل نہیں۔ چنانچہ مرزا بھی شریعت کے اجراء کے قائل نہیں۔ لکھتے ہیں کہ میں حضور علیہ السلام کو خاتم الکتب سمجھتا ہوں۔ بحوالہ سراج منیر ص۳ طبع لاھور۔ نیز اس آیت سے امت محمدیہ خارج ہے۔ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو اللہ تعالیٰ نے یاایھا الذین اٰمنو کا خطاب کیا ہے۔ علاوہ ازیں یا بنی آدم سے خطاب عام مراد ہے۔ پھر اپنے اپنے وقتوں میں اولو العزم انبیاء سے علیحدہ علیحدہ اپنی اپنی امت کو اعلان کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ بلکہ تکرار سے کلام خداوندی میں حسن و فصاحت ختم ہو جاتی ہے۔ نیز مرزا قادیانی نے اس آیت کو اجرائے نبوت کے لئے پیش نہیں کیا۔

مطالبہ

یا بنی آدم میں جب تم عموم مانتے ہو۔ دنیا ایک چوہڑا، چمار، بھنگی، فاسق و فاجر اور زانی بھی داخل ہے۔ تمہارے استدلال کے مطابق لازم آئے گا۔ کہ ان میں بھی کوئی نبی آئے۔ حالانکہ یہ تمہارے مسلمات کے خلاف ہے۔

پانچویں دلیل

وعد اللہ الذین اٰمنوا و عملو الصالحات

لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم

سورہ نمبر۲۴ - آیت نمبر۵

وجہ استدلال

اس آیت سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ جیسے داؤد علیہ السلام اور آدم علیہ السلام کے بعد ان کے خلیفہ یعنی غیر تشریعی بن آتے رہے ہیں۔ ایسے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی نبی آ سکتے ہیں۔

جواب

قادیانی چیلے اپنے پیرو مرشد کی خبر لیں۔ وہ اس آیت میں خلفاء سے کیا مراد لیتے ہیں۔ مرزا نے اس آیت سے انبیاء مراد نہیں لئے۔ بلکہ خلفاء کے آنے پر استدلال کیا ہے۔ مرزا کی تحریر ہے۔ ملاحظہ فرمایئے۔

"نبی تو اس امت میں آتے رہے۔ اب اگر خلفاء بھی نہ آویں اور وقتاً فوقتاً روحانی زندگی کے کرشمے نہ دکھلائیں۔ تو پھر اسلام کی روحانیت کا خاتمہ ہے"

شہادۃ القرآن از مرزا صــ۴۹ طبع قادیانی

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفے بھیجتا رہوں گا۔ اور خلیفہ کے لفظ کو اس اشارہ کے لئے اختیار کیا گیا۔ کہ وہ نبی کے جانشین ہوں گے۔

شہادۃ القرآن صــ۳۵

از مرزا قادیانی۔

نوٹ

مرزائی ان دو عبارتوں سے ثابت ہوا۔ کہ جیسا ابوبکر صدیق خلیفہ تھے۔ وہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین تھے۔ لیکن نبی نہ تھے۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں خلفاء ہی آیا کریں گے۔ اور نبی ہرگز ہرگز نہیں آئیں گے۔

(۶۰) مرزائیوں کی چھٹی دلیل

"ولقد جاءکم یوسف من قبل بالبینٰت فما زلتم فی شک مما جاءکم بہ حتی اذا ھلک قلتم لن یبعث اللہ من بعدہٖ رسولاً"

سورۃ نمبر؟ آیت نمبر ۳۴

احمدیہ پاکٹ بک صفحہ ۴۲۱۔ عبدالرحمٰن خادم

وجہ استدلال

مرزائی اس آیت سے ثابت کرتے ہیں۔ کہ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ کفار مصر حضرت یوسفؑ پر نبوت کو ختم سمجھتے تھے۔ اس سے ثابت ہوا۔ کہ ختم نبوت کا عقیدہ کفار کا ہے۔ اور جو نبیوں کا آنا بند سمجھتے ہیں۔ وہ کافر ہیں۔

جواب

یہ سراسر تحریف قرآن ہے۔ یہ ان لوگوں کا مقولہ ہے۔ جو حضرت یوسف علیہ السلام کی نبوت پر ایمان ہی نہیں لائے۔ جیسا کہ اس جملہ "فما زلتم فی شک سے ظاہر ہے۔ انہوں نے اپنے کفر و انکار کی وجہ سے یہ کہا تھا۔ کہ یوسف علیہ السلام کی موت سے چھٹکارا ہوا۔ اب خدا تعالیٰ اور کوئی نبی اور رسول نہ بھیجے گا۔ یہ خدا تعالیٰ کا فیصلہ نہ تھا۔ بلکہ ان لوگوں کا قول تھا۔ جو سرے سے خدائی احکام کے منکر ہی تھے۔ اور فرعون کو خدا مانتے تھے۔ جو خداوند قدوس کا انکار کرے۔ وہ نبوت اور رسالت کا کیونکر قائل ہو سکتا ہے۔

باقی ــــــــــــــ آئندہ

تار کا پتہ
شاہین کراچی

ٹیلیکس
۲۷۱۹

پاک شاہین کنٹینر سروس لمیٹڈ

الحمد للہ پاکستان میں یہ پہلا کنٹینر ٹرمینل ہے جو نجی کاروباری شعبے
میں قائم ہوا ہے ملک کی درآمدات و برآمدات نہایت عمدہ
کارکردگی کے ساتھ بذریعہ کنٹینر حمل و نقل ہوتے ہیں، جہاز راں کمپنیاں
اور تاجر حضرات ہماری خدمات حاصل کریں۔ کسٹم اور کراچی
پورٹ ٹرسٹ کی تمام سہولتیں حاصل ہیں

فون: ۲۶۱۸۴۲، ۲۶۱۸۹۴، ۲۶۱۸۴۰

پاک شاہین
کنٹینر سروس لمیٹڈ

پلاٹ نمبر ۲۴/۲۷ ٹمبر پونڈ کیماڑی کراچی

سیدنا صدیق اکبرؓ

اور مانعین زکوٰۃ

از مولانا محمد اقبال رنگونی مانچسٹر۔ یو۔ کے

أجبارٌ فی الجاهلیة و خوار فی الاسلام واللّٰه لو منعونی عناقاً (و فی روایة عقالاً) کانوا یؤدونه الی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم لقاتلتهم علی منعه

ارے عمر یہ کیا! تم جاہلیت میں تو بڑے نڈر اور بہادر تھے اور اسلام میں اتنے بودے اور کمزور ہو گئے بخدا اگر یہ لوگ ایک رسی یا ایک بکری کے بچے کو بھی روکیں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو میں ان پر قتال کروں گا۔

ایک روایت ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جب آیت کریمہ لا تحزن ان اللّٰه معنا، نازل ہوئی تو اس وقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اگر میں تنہا بھی جہاد کو نکل جاؤں تو خدا کی مدد و نصرت میرے شامل حال ہوگی۔

ایک روایت میں ہے کہ آپ نے پھر یہ ارشاد فرمایا!

تم الدّین و انقطع الوحی أینقص و انا حیّ واللّٰه لاجاهدنهم و لو منعونی عقالاً

دین مکمل ہو چکا وحی کا سلسلہ بند ہو گیا کیا دین میں کمی ہو جائے اور میں زندہ بیٹھا رہوں۔ خدا کی قسم اگر انہوں نے زکوٰۃ کی ایک رسی بھی روکی تو ان سے لا محالہ جہاد کروں گا۔

منکرین زکوٰۃ کی سزا

سیدنا صدیق اکبرؓ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے مذکورہ بالا ارشاد فرمانے کے بعد تلوار زیب دوش کی اور تنہا نکلنے کے لئے تیار ہو گئے۔ اس وقت صحابہ کرامؓ نے دیکھ لیا کہ سیدنا صدیق اکبرؓ کی استقامت کس درجہ اکمل و اتم تھی اس وقت انہوں نے عرض کی اے خلیفۃ المسلمین و خلیفۃ رسول اللہ آپ تشریف رکھئے ہم ان سے جہاد کرتے ہیں چنانچہ آپ نے ایک جماعت ترتیب دی اور ان کے مقابلہ و مقاتلہ کے لئے ایک لشکر جرار بھیجا۔ انہوں نے وہاں جا کر حالات کا جائزہ اور کوشش کی کہ کسی طرح مان جائیں۔ لیکن وہ لوگ نہ مانے۔ چنانچہ لشکر جرار نے ان کے ساتھ جہاد کیا۔ امام بن جریر طبریؒ ..... کہتے ہیں۔

حتی سبّی و قتل و حرق بالنیران اناسا ارتدوا عن الاسلام و منعوا الزکوٰة فقاتلهم حتی اقروا بالماعون

یہاں تک کہ ان لوگوں کو قید کیا اور ان کے گھروں کو آگ لگائی جو اسلام سے مرتد ہوئے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کیا تا آنکہ انہوں نے اس بات کا اقرار کیا کہ اب حقیر سے حقیر چیز بھی نہ روکیں

امام ابو بکر رازیؒ ..... احکام القرآن میں لکھتے ہیں ....

... صحابہ کرام نے مانعین زکوٰۃ کی اولاد کو قید کر لیا تھا اور ان کے مردوں کو (جو مقابلہ کے لئے آئے تھے یا زکوٰۃ کی فرضیت سے منکر ہو کر مرتد ہو گئے تھے) قتل کر دیا اور انہیں اہل الردۃ کا لقب دیا کیونکہ انہوں نے التزام اور تسلیم وجوب سے انکار کر دیا تھا۔ اس بناء پر انہیں مرتد قرار دیا گیا کیونکہ جو شخص قرآن کی ایک آیت کا انکار کرے۔ تو اس نے تمام قرآن کا انکار کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رض نے بھی صحابہ کرام رض کے اتفاق کے ساتھ اسی وجہ سے ان پر حکم قتال جاری کر دیا۔[1]

اہل باطل سے مقابلہ کرنا ہر ایک کے ذمہ ہے

اس سے پتہ چلا کہ اہل باطل کا مقابلہ ہر ایک کے ذمہ ہے۔ اگر پوری قوم اس کے مقابلہ کے لئے تیار نہیں تو بھی اس پر ضروری ہے کہ اس کے خلاف (تحریراً یا تقریراً) صدائے احتجاج بلند کرے سیدنا صدیق اکبر رض نے اس بات کی پرواہ نہ کی کہ کون میرے ساتھ ہے اور کون نہیں۔ اعلاء کلمۃ الحق اور دین قیم کی حفاظت جس قدر ممکن ہو سکتی تھی اس سے کہیں زیادہ کر دکھائی۔

ضرورت دین کے کسی ایک جز کا انکار کفر ہے۔

معلوم ہونا چاہیے کہ دین کے وہ احکام جو یقینی اور ناقابل انکار دلیلوں سے ثابت ہیں۔ جن کو اصطلاح میں قطعی اور متواتر کہا جاتا ہے ان میں تفریق کرنا یا ان کے کسی ایک حکم کا انکار کرنا پورے دین کی عمارت کو منہدم کرنے کے مترادف ہے۔ اور ایک جز کا انکار بھی کفر ہے۔ امام الائمہ حضرت امام محمدؒ ...... اپنی کتاب السیر الکبیر میں لکھتے ہیں:-

من انکر شیئاً من جس نے ضرورت دین میں سے

شرائع الاسلام فقد ایک رکن کا بھی انکار کیا اس

ابطل قول لا الٰہ الا اللّٰہ نے لا الٰہ الا اللّٰہ کہنے کو باطل

کر لیا۔ (ختم کر دیا)

یہی وجہ تھی کہ سیدنا صدیق اکبر رض کو مانعین و منکرین زکوٰۃ سے جنگ کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہ تھی!

شیخین کے اختلاف کی نوعیت

سیدنا صدیق اکبر رض کا حضرت عمر فاروق رض اور دوسرے صحابہ کرام رض کے مابین جو اختلاف ہوا وہ اصل مسئلے میں نہ تھا حضرت عمر اور دیگر صحابہ کرام رض یہ سمجھ رہے تھے کہ زکوٰۃ کا انکار کرنا یا زکوٰۃ نہ دینا صرف ایک باغیانہ جرم ہے اور حالات اس بات کی اجازت نہیں دے رہے ہیں کہ ان کے ساتھ قتال کیا جائے اس لئے کہ دوسری طرف سے کفار اور جھوٹے مدعیان نبوت بھی کھل کر سامنے آ چکے تھے ایسے حالات میں ان سے (لڑنا) مناسب نہیں۔

لیکن سیدنا صدیق اکبر رض کی نظر میں ان کا انکار دین سے انحراف تھا اور یہ ارتداد کی دفعہ میں آتا تھا۔ اسی پر ان کا یہ قول واللّٰہ لاقاتلن من فرق بین الصلوٰۃ والزکوٰۃ[1] شاہد ہے۔ کہ نماز کا اقرار اور زکوٰۃ کا انکار کیا معنی رکھتا ہے!

معلوم ہوا کہ حضرات شیخین میں اختلاف اس پر نہیں تھا کہ اہل الردۃ سے جنگ کی جائے یا نہیں؟ بلکہ اختلاف کی نوعیت یہ تھی کہ صدیق اکبر رض کے نزدیک وہ اہل الردۃ تھے اور حضرت عمر کے نزدیک ان کا ارتداد متحقق نہ ہوا تھا۔ جب متحقق ہو گیا تو آپ نے بھی صدیق اکبر رض کی رائے کو قبول فرمایا اور ان کے لئے بھرپور نصرت بھی فرمائی۔

علامہ حافظ زیلعیؒ فرماتے ہیں۔

وقد یقال ان عمر لم اس اختلاف کی بابت یہ توجیہ کی

تتحقق ردتہم بدل علی جاتی ہے کہ حضرت عمر کے نزدیک

ذالک فی القصۃ ان ابابکر ان کا مرتد ہونا متحقق نہ ہوا تھا

لما استشار فیہم قال جیسا کہ اس قصہ میں ان حضرات

لہٗ عمر یا خلیفۃ کے آپس کی بات چیت سے جو

رسول اللّٰہ انہم قوم چلتا ہے کہ حضرت صدیق اکبر رض

مومنون و انما شحوا کے مشورہ لینے پر حضرت عمر رض

و اموالهم [1] نے فرمایا کہ یا خلیفۃ رسول اللہ یہ لوگ اپنا مال دینے سے بخل کرتے ہیں:
معلوم ہوا کہ نقطہ اختلاف ان کا مومن و مرتد ہونا تھا۔ اس بات پر نہ تھا کہ مرتد سے جنگ کی جائے یا نہیں؟

سیدنا صدیق اکبرؓ کے استقلال کا صحابہ کرام رضؓ کو اعتراف

سیدنا صدیق اکبرؓ کی اس استقامت اور تفقہ فی الدین کا اندازہ اس سے فرمایئے کہ جب صحابہ کرام رضؓ کے سامنے حقیقت حال واضح ہو گئی تو تمام صحابہ کرام نے نہ صرف اس بات کا اعتراف کیا بلکہ آپ کے فیصلہ کی بھرپور حمایت بھی زبانی حافظ ابن تیمیہ رحؒ لکھتے ہیں:

نعمر وافق ابا بکر حضرت عمرؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ
علی قتال اهل الردة اہل الردۃ سے قتال کے معاملہ
ما نعی الزکوٰۃ وکذلك میں صدیق اکبرؓ کی رائے پر
سائر الصحابة [2] متفق ہو گئے حضرت عمرؓ نہ
صرف متفق ہوئے بلکہ یہ بھی فرمایا۔

فو الله ما هو الا ان خدا کی قسم میں سمجھ گیا کہ انہیں
رایت الله قد شرح صدر جنگ کے معاملہ میں پورا پورا
ابی بکر للقتال فعرفت شرح صدر ہو گیا ہے اور میں
انه الحق [3]۔ جان گیا کہ حق یہی ہے جو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کیا۔

حضرت عمرؓ یہ بھی فرمایا کرتے تھے:
حضرت صدیق اکبرؓ میری تمام عمر کی عبادت لے لیں اور مجھے صرف اپنی ایک رات اور ایک دن کی عبادت دے دیں۔ شب غار والی اور فتنہ ارتداد کا دن [4]

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں:
ابتداء میں ہم مانعین زکوٰۃ سے لڑنے کو پسند نہیں کرتے تھے لیکن جب بعد میں حقیقت حال پر مطلع ہوئے تو ہم ابوبکرؓ ... کے شکر گزار ہوئے [5]

حضرت ابو ہریرۃ رضؓ فرماتے ہیں: [6]
فرا ینا ذلك رشدا۔
جب ہم پر حقیقت حال واضح ہوئی تو ہم نے صدیق اکبرؓ کی رائے کو درست پایا۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضؓ نے یہ بھی فرمایا:
قائم فی الردة مقام الانبیاء [7]
یعنی فتنہ ارتداد بچ گئی حضرت صدیق اکبرؓ نے وہ کام کیا جو پیغمبروں کے کرنے کا تھا!

حضرت عبد الرحمٰن بن زید بن اسلمؓ اس واقعہ پر فرماتے ہیں:
(صدیق اکبرؓ) کیا ہی اچھے کامل فقیہ تھے [8]

ایک اشکال اور اس کا جواب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

امرت ان اقاتل الناس حتی یشهدوا ان لا اله الا الله وان محمد الرسول الله و یقیموا الصلوٰة ویؤتو الزکوٰة فاذا فعلوا ذلك عصموا منی دماءهم و اموالهم الا بحق الاسلام

اس سے پتہ چلتا ہے کہ جو شخص بھی ان باتوں سے انحراف کرے اس سے قتال جائز ہے۔ سیدنا صدیق اکبرؓ سے جب حضرت عمرؓ نے یہ کہا تھا کہ یہ لوگ تو کلمہ گو ہیں آپ ان سے قتال نہ کریں۔ اس کے جواب میں صدیق اکبرؓ نے قیاس سے کیوں کام لیا؟ کہ نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرنے والے سے میں جہاد کروں گا۔ اگر مذکورہ حدیث پیش کر دیتے تو بحث اتنی طول نہ پکڑتی!

الجواب

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال پر حضرات صحابہ کرامؓ

کے حالات کسی سے مخفی نہیں ۔ ان حالات میں ممکن ہے کہ صدیق اکبر رضؓ کو یہ حدیث مستحضر نہ رہی ہو جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال پر صحابہ کرام رضؓ اور حضرت عمر رضؓ کے سامنے آیت کریمہ

وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل

مستحضر نہ تھی ۔ صحابہ کرام رضؓ فرماتے ہیں کہ جب سیدنا صدیق اکبر رضؓ نے مذکورہ آیت تلاوت فرمائی تو یوں معلوم ہوتا تھا کہ ان آیات کا نزول اب ہو رہا ہے ۔ اسی طرح ممکن ہے کہ حدیث مستحضر نہ رہی ہو ۔ اور ایسا ہونا کوئی بعید نہیں حافظ ابن حجر عسقلانی رہ فرماتے ہیں :

و فی القصة دلیل علی ان السنة قد تخفی علی بعض اکابر الصحابة ویطلع علیها احادهم ۱	اور اس قصہ میں دلیل ہے اس بات پر کہ بعض اوقات سنت پوشیدہ ہو جاتی ہے بعض اکابرین صحابہؓ پر اور اس پر (سنت) انہیں سے کوئی مطلع ہو جاتی ہے ۔

فتح الباری جلد ۱ صفحہ ۱۳۹

۲ ۔ آپ کو یہ حدیث مستحضر تھی اور آپ نے سنائی بھی ۔ مگر راوی نے یہاں پر اختصار سے کام لیا ۔ امام بیہقی رہ نے اسی کو اختیار کیا ہے پوری حدیث نسائی شریف میں موجود ہے :

اس حدیث سے جہاں پر یہ اشکال ختم ہو جاتا ہے کہ سیدنا صدیق اکبر رضؓ نے حدیث چھوڑ کر کیوں اجتہاد و قیاس سے کام لیا ۔ وہاں یہ مسئلہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ حق کے واضح ہو جانے کے بعد ضد اور ہٹ دھرمی زور و جبر پہ ڈٹے رہنا صحیح نہیں ۔

۳ ۔ اگر حضرت صدیق اکبر رضؓ نے یہ حدیث سنائی بھی نہ ہو یا آپ کو مستحضر نہ ہوتی اس کے باوجود بھی آپ اپنے قیاس و اجتہاد سے کام لے کر مانعین و منکرین زکوٰۃ سے مقابلہ کرتے تو اس میں کوئی اشکال نہ ہونا چاہئیے ۔ اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد صحابہ کرام رضؓ خصوصاً خلفائے راشدین کو اس معیار پر چھوڑا تھا کہ اب ان کے سارے افعال بھی از روئے حدیث سنت قرار پائیں ۔ سیدنا صدیق اکبر رضؓ کا اپنے قیاس و اجتہاد سے کام لے کر مانعین و منکرین زکوٰۃ سے مقابلہ کرنا بھی از روئے حدیث سنت ہی تھا کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

علیکم بسنتی و بسنة الخلفاء الراشدین (الحدیث)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک شرابی کو چالیس کوڑے مارے گئے ۔ سیدنا صدیق اکبر رضؓ کے دور خلافت میں بھی چالیس کوڑے کی سزا کسی شرابی نے پائی جب حضرت عمر فاروق رضؓ کا دور آیا تو اس وقت ایک شرابی کو اسی کوڑے مارے گئے ۔ حضرت علی المرتضیٰ رضؓ فرماتے ہیں کہ یہ سنت ہی ہے :

جلد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اربعین وعمر ثمانین وکل سنة ۲

۲ صحیح مسلم جلد ۲ ص۷۲ مسند احمد جلد ۱ ص۸۲

امام حاکمؒ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عثمان غنی رضؓ کا بھی ذکر کیا :

واتمها عثمان ثمانین وکل سنة ۳ :

۳ معرفة علوم الحدیث ص۱۸۱

سیدنا ملا علی القاری علیہ رحمۃ اللہ الباری ما سنة الخلفاء الراشدین کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں ۔

فانهم لم یعملوا الا بسنتی فالاضافة الیهم اما لعملهم بها او لاستنباطهم و اختیارهم ایاها ۴

خلفائے راشدین کی طرف سنت کی نسبت اس لئے ہوئی کہ یا تو انہوں نے خود آپ کی سنت پر عمل کیا یا اس لئے کہ انہوں نے خود قیاس و استنباط سے کام لے کر اسکو اختیار کیا ۔

شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ خلفائے راشدین کا اجتہاد بھی سنت ہے موافق سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ۔ ان افعال پر بدعت کا شبہ کرنا جائز ہی نہیں ۔

فی حکموه به ولو باجتهادهم فهو سنة موافق لسنة صلی اللہ علیه وسلم ولا یطلق علیه البدعة کما یفعله الفرقة الزائغة ۵

خلاصہ یہ کہ سیدنا صدیق اکبرؓ نے نہایت ہی استقلال و عزیمت کا ثبوت دیتے ہوئے دین محمدیہ کو تمام اہل باطل فرقوں سے پاک کیا اور ان کے خیالات و عقائد فاسدہ کا پوری طرح سدِ باب کیا۔ اگر آپ اس میں ذرا بھی "تذبذب" کرتے اور یہ خیال کرتے کہ یہ منکر توحید و رسالت و صلوٰۃ تو نہیں۔ لہٰذا ان سے قتال نہ کیا جائے تو آگے چل کر امت محمدیہ میں راہ ضلالت کو پھلنے پھولنے کا اور موقعہ مل جاتا اور اہل باطل و اعدائے اسلام اپنے ہوائے نفسانی کے تحت دین و اسلام کے ایک ایک ستون کو منہدم کرتے جاتے اور اسلام کا نام بھی لیتے جاتے۔

اللہ تعالیٰ کی ہزار ہا رحمتیں ہوں خلیفہ رسول اللہ امیر المؤمنین سیدنا صدیق اکبرؓ پر کہ آپ نے تمام خیالوں وہموں کا پورا پورا قلع قمع کیا۔ کسی نے سچ کہا ہے ؎

محمد مصطفیٰؐ نے ہم کو یہ بتایا ہے
ابی صدیق کا اسلام پر قرضہ لگایا ہے

امت قادیانی کے ارتداد کی وجوہات

جب یہ بات واضح ہو گئی کہ مانعین زکوٰۃ مرتدین اور ان سے قتال کرنے پر صحابہ کرام رضہ نے اجماع بھی کر لیا باوجودیکہ منکر توحید و رسالت و صلوٰۃ نہ تھے اور اسلام کو چھوڑ کر کافروں سے بھی نہ ملے تھے۔ قادیانی جماعت کا استدلال بھی یہ ہی ہے کہ مرتد وہ ہے جو مسلمانوں کی جماعت ترک کر کے کفار سے جا ملے اور جو الیانہ کرے بلکہ اپنے آپ کو مسلمان کہے وہ مرتد نہیں۔ اس لئے قادیانی جماعت مرتد نہیں ہے کیونکہ وہ اپنے آپ کو ملقہ بگوش اسلام کہتی ہے؟

جواب یہ ہے کہ وہ فرقہ جو مانعین زکوٰۃ کا تھا۔ اور وہ توحید و رسالت و صلوٰۃ کا منکر بھی نہ تھا اس کے باوجود صحابہ کرام رضہ نے ان کے ارتداد کا فیصلہ کر دیا۔ اور ان کو عبرتناک سزا بھی دی۔ جب کہ قادیانی ٹولہ ضروریات دین کا نہ صرف صریح طور پر انکار کرتا ہے بلکہ اس سے بھی آگے بڑھکر مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی، رسول، صاحب کتاب، بلکہ افضل الانبیاء تسلیم کرتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام کی شان اقدس میں توہین کرتا ہے، آیات قرآنی کی تحریف کرتا ہے۔ مراداتِ قرآنی کو اپنے لئے استعمال کرتا ہے۔ اسی طرح دیگر ضروریات دین کا بھی انکار کرتا ہے۔ پھر وہ کیونکر مرتد نہ کہلائیں؟ کچھ تو سوچیں۔

مسیلمہ کذاب اور ان کے اتباع بھی تو منکر توحید و رسالت نہ تھے۔ وہ صرف نبوت میں مسیلمہ کو شریک مانتے تھے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کفر و ارتداد کا فیصلہ فرمایا اور صحابہ کرام نے ان کو اہل الردۃ میں شمار کیا اور اس کے ساتھ مقابلہ بھی کیا۔ تو مسیلمہ پنجاب (مرزا غلام احمد) اور ان کے اتباع کے عقائد بھی اس طرح کے ہیں پھر وہ کیونکر مرتد نہ سمجھے جائیں۔

اسی طرح جماعت قادیانی کی لاہوری پارٹی (جس کا قائد محمد علی لاہوری تھا) جو مسیلمہ پنجاب کو گو بظاہر نبی نہیں مانتی (جب کہ باطن سب کچھ مانتی ہے) مرزا کو مسیح موعود، مجدد، مسلمان ضرور مانتی ہے۔ حالانکہ قادیانی اور ان کے اتباع غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جا چکے ہیں۔ اور دنیائے اسلام نے ان کے کفر پر اجماع کر لیا ہے۔ لہٰذا جو کافر و مرتد کو ولی، مجدد اور مسلمان مانے وہ بھی از روئے شرع کافر ہے۔ نیز ایک جھوٹے نبی کو مسلمان ماننا ایک مستقل کفر ہے اس لئے قادیانی جماعت کے جتنے بھی فرقے ہیں۔ خواہ اسکو نبی مانے۔ خواہ مسیح مانے۔ خواہ ولی مانیں۔ یا صرف مسلمان مانے۔ سبھی سب کافر مرتد ہیں۔ (وما علینا الا البلاغ)

بقیہ :- اداریہ

کیا ہے نیز ۳۱ جولائی ۱۹۸۳ء اور یکم اگست ۱۹۸۳ء کے شمارے میں داڑھی سنت رسول کی توہین کی گئی ہے۔ یہ بہت بڑی اشتعال انگیزی ہے۔ مسلمان اس کو کسی طرح بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ حکومت کو چاہیئے کہ فی الفور "الفضل" کے ڈیکلریشن کو منسوخ کرے اور اس میں بالکل تاخیر نہ کرے کیونکہ یہ مسلمانوں کا ملک ہے یہاں قادیانستان کی کوئی گنجائش نہیں۔

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

بقیہ :- خصائل نبوی ؐ

معمولی قسم کی کھجوروں کی بھی اتنی مقدار نہ ہوتی تھی کہ جس سے شکم سیر ہو سکے۔

فائدہ : صحابیؓ کا مقصود ترغیب دینا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع اور دنیا کی مختصر گیری کی۔ اور حدیث میں جب شکم سیر کھجوروں کی نفی ہو گئی تو روٹی سالن کا کیا ذکر لہٰذا ترجمۃ الباب سے مناسبت بھی ظاہر ہو گئی۔

۳۔ حدثنا عبدة بن عبد الله الخزاعی حدثنا معاوية بن هشام عن سفيان عن محارب بن دثار عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله

علیہ وسلم نعم الادام الخل۔

۳- حضرت جابرؓ بھی نقل کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ سرکہ بھی کیا ہی اچھا سالن ہے۔

فائدہ: ممکن ہے کہ جس وقت حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت جابرؓ دونوں حضرات موجود ہوں۔ اور اقرب یہ ہے کہ مختلف اوقات میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہو۔

۴: حدثنا هناد حدثنا وكيع عن سفيان عن ايوب عن ابي قلابة عن زهدم الجرمي قال كنا عند ابي موسى فاتي بلحم دجاج فتنحى رجل من القوم فقال مالك قال اني رأيتها تاكل شيئا فحلفت ان لا اكلها قال ادن فاني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ياكل لحم دجاج۔

۴- زہدم کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا ان کے پاس کھانے میں مرغی کا گوشت آیا مجمع میں سے ایک آدمی پیچھے ہٹ گیا۔ ابوموسیٰؓ نے اس سے ہٹنے کی وجہ دریافت کی اس نے عرض کیا کہ میں نے مرغی کو گندگی کھاتے دیکھا تھا اس لئے میں نے مرغی نہ کھانے کی قسم کھا رکھی ہے حضرت ابوموسیٰؓ نے فرمایا کہ آؤ اور بے تکلف کھاؤ۔ میں نے خود حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کو نوش فرماتے دیکھا ہے۔ اگر ناجائز یا ناپسند ہوتی تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کیسے تناول فرماتے۔

فائدہ: مقصود ہے کہ مباح شرعی کی تحریم نہیں کرنی چاہیئے اس لئے اپنی قسم کو توڑو اور کفارہ دو۔ مرغی جمہور ائمہ کے نزدیک جائز ہے البتہ جلالہ کو (جلالہ وہ مرغی ہے جو گندگی کھاتی ہو) علماء نے مکروہ فرمایا ہے۔ مرغی حار رطب ہوتی ہے سریع الہضم ہے۔ اخلاط اچھے پیدا کرتی ہے۔ دماغ اور جملہ اعضائے رئیسہ کو قوت دیتی ہے۔ آواز بھی صاف کرتی ہے اور رنگ بھی خوشنما پیدا کرتی ہے عقل کو بھی قوت دیتی ہے۔

۵۔ حدثنا الفضل بن سهل الاعرج البغدادي۔

حدثنا ابراهيم بن عبدالرحمن ابن مهدي عن ابراهيم بن عمر بن سفينة عن ابيه عن جده قال اكلت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم لحم حبارى۔

ترجمہ:- حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حباریٰ کا گوشت کھایا ہے۔

فائدہ:- حباریٰ ایک پرندہ ہے۔ اس کے ترجمہ میں علماء مختلف ہوگئے ہیں۔ بعض نے تغدری کیا ہے۔ بعض نے بٹیر اور بعض نے سرخاب اور بعض مترجمین نے چکا چکوئی کیا ہے۔ محیط اعظم میں لکھا ہے کہ فارسی میں ہوبرہ اور شوات اور شوال کہتے ہیں ترکی میں توغدری اور ہندی میں چرز کہتے ہیں۔ جنگلی پرندہ ہے جس کا رنگ خاکی اور گردن بڑی اور پاؤں لمبے اور چونچ میں تھوڑی سی لمبائی ہوتی ہے۔ بہت تیز اڑتا ہے اس کو جرج بھی کہتے ہیں۔ یونانی لوگ اس کو غلوفس کہتے ہیں۔ جثہ میں کلنگ اور مرغابی کے درمیان ہوتا ہے۔ صاحب لغات سراج نے بھی حباریٰ کا ترجمہ شوات لکھا ہے اور مظاہر حق میں تغدری لکھا ہے۔ حباریٰ کا ترجمہ اور حضرات نے بھی تغدری لکھا ہے اس لیے یہی صحیح ہے۔ صاحب غیاث نے تغدری اور چرز لکھا ہے۔ صاحب بحر الجواہر نے بھی لکھا ہے۔ نیز یہ بھی لکھا ہے کہ اس کو سرخاب بھی کہتے ہیں۔ لیکن صاحب محیط نے سرخاب جس کو چکوہ بھی کہتے ہیں دوسرا پرندہ لکھا ہے اور صاحب نفائس نے چکا اور سرخاب کی عربی شخام لکھا ہے اس لیے اقرب یہی ہے کہ سرخاب دوسرا جانور ہے۔ سفینہ رضؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے مولیٰ کا لقب تھا ان کو سفینہ اس لیے کہتے تھے کہ کشتی کی طرح سے سفر میں بہت سا سامان اپنے اوپر لاد لیتے تھے

۶- حدثنا علی بن حجر حدثنا اسمٰعیل بن ابراہیم

عن ایوب عن قاسم التمیمی عن زہدم الجرمی قال کنا عند ابی موسیٰ قال فقدم طعامہ وقدم فی طعامہ لحم دجاج وفی القوم رجل من بنی تیم اللہ احمر کانہ مولی قال فلم یدن فقال لہ ابو موسیٰ ادن فانی قد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل منہ قال انی رایتہ یاکل شیئاً فقذرتہ فحلفت ان لا اطعمہ ابداً

ترجمہ:- زہدم کہتے ہیں کہ ہم ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس تھے ان کے پاس کھانا لایا گیا جس میں مرغی کا گوشت بھی تھا۔ مجمع میں ایک آدمی قبیلہ بنو تیم اللہ کا بھی تھا جو سرخ رنگ کا تھا بظاہر آزاد شدہ غلام معلوم ہوتا تھا۔ اس نے یکسوئی اختیار کی۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے متوجہ ہونے کو کہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ

باقی ص۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ :- افادات عارفی

خان صاحب کہنے لگے نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اشرف علی میں ہوں۔ اور آپ اطمینان رکھیں کہ کوئی وعظ نہیں ہوگا۔ صاحب دعوت سے کوتاہی ہو گئی کہ مجھ سے پوچھے بغیر انہوں نے اعلان کر دیا۔ میں پیشہ ور واعظ نہیں ہوں کہ ہر جگہ وعظ کرتا پھروں ہاں دین کی باتیں ہوں گی۔ آپ اطمینان سے جائیے مسجد میں جا کر نماز پڑھیئے کوئی وعظ نہیں ہوگا اس کے بعد خان صاحب بیٹھے رہے تھوڑی دیر کے بعد خان صاحب نے عرض کیا حضرت میں گستاخی کی معافی چاہتا ہوں۔ مجھ سے آپ کی شان میں نازیبا الفاظ نکل گئے ہیں۔ پھر عرض کیا۔ آپ وعظ ضرور فرمائیں۔ اور میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ وعظ ہوگا اور ضرور ہوگا ہم آپ کے پاؤں پکڑیں گے حضرت نے فرمایا اب وعظ نہیں ہوگا خان صاحب نے کہا آپ کی شکل جیسی نورانی شخصیت کو کافر نہیں کہا جا سکتا۔ اور ہم وعظ ضرور کرائیں گے۔ یہ سب اثرات آپ کے تحمل تواضع اور بردباری کی وجہ سے خان صاحب پر پڑے۔

فرمایا:- ہندوستان میں ایک خاندان میں جائیداد کے سلسلے میں چچا بھتیجے کی آپس میں رنجش ہوئی جس نے مقدمہ بازی کی شکل اختیار کر لی۔ سلام اور کلام تو کجا، ایک دوسرے کو دیکھنا تک گوارہ نہ تھا اور مقدمہ چلتے چلتے ہائی کورٹ تک پہنچ گیا۔ مگر اتفاقاً شادی کی ایک تقریب میں دونوں کا آمنا سامنا ہوا جس پر بھتیجے نے چچا کو دیکھتے ہی...... انتہائی ادب، نرمی اور اخلاق سے صرف جھک کر سلام کر لیا اس پر چچا سے نہ رہا گیا انہوں نے بڑھ کر اس کو گلے لگا لیا۔ اور اپنے مختار عام کو بلا کر فوراً حکم دیا کہ ہائی کورٹ سے مقدمہ واپس لے لو اور جائیداد کا اتنا حصہ بھی اس کے نام کر دو یہ سب تحمل، تواضع اور رفق و نرمی کا نتیجہ تھا کہ غصہ محبت میں تبدیل ہو گیا۔ اس پر حضرت نے ایک شعر پڑھا۔

کیا کرے گا مدعی میرے تواضع کے حضور
سرکشی دم میں مٹا دیتا ہے خم شمشیر کا

پھر حضرت نے تواضع پر ایک لطیفہ سنایا کہ......

ہمارے ایک ابتدائی استاد تھے ان کے سبق میں ہندو طالب علم بھی پڑھنے آتے تھے۔ ایک مرتبہ انہوں نے تواضع کے معنی پر روشنی ڈالی اور شیخ سعدیؒ کی کتاب "کریما" سے اس کے معنی خوب خوب سمجھائے اور تشریح کی دوسرے دن استاد نے لڑکوں سے تواضع کے معنی پوچھے تو اس ہندو نے کہا تواضع کا معنیٰ ہے۔۔

حقہ، پان ادب کے ساتھ پیش کرنا

1 -

WEEKLY **Khatme-Nubbuwat** KARACHI
Registered S. No. 3220

أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

دوسری سالانہ
آل پاکستان

ختم نبوت کانفرنس ربوہ

۲۷/۲۸ اکتوبر
جمعرات، جمعہ

قادیانی اسلام دشمنی میں اس حد تک آگے بڑھ گئے ہیں کہ انہوں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو گوزمانک سے تشبیہ دے کر پوری امت محمدیہ کے قلوب وجگر کو زخمی کیا ان کی شورہ پشتی کا یہ عالم ہے کہ انہوں نے اسلم قریشی کو اغوا و قتل کرنے کا بھیانک جرم کر کے پوری امت کی غیرت کو للکارا۔ امت محمدیہ کا اب کیا کردار ہونا چاہیئے۔ عرب وعجم کے دینی ۔ مذہبی رہنما اسلامیان پاکستان کے سامنے اپنا نقطۂ نظر پیش کریں گے۔ ابھی سے تیاری شروع کر دیں خود شریک ہوں اوروں کو آمادہ کریں۔

ربوہ فون	۴۶۶
ملتان	۷۶۳۳۸
کراچی	۷۱۶۷۱

رابطہ کیلئے :- عزیز الرحمٰن جالندھری آفس سیکرٹری مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان

تحفظ ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد مدنی نمکمنڈی پشاور

۲۶ راگست ۱۹۸۳ء بروز جمعۃ المبارک

پہلا اجلاس ۱۱ بجے قبل از جمعہ، دوسرا اجلاس ۹ بجے شب بعد از عشاء

— زیر صدارت —

امیر مرکزیہ پیر طریقت مرشد العلماء والصلحاء الحاج

حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ

سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں ترلیف

- مولانا محمد اسلم قریشی کا اغوا ۔
- قادیانیوں کی جارحیت ۔
- انتظامیہ کا تغافل ۔

ایک سوالیہ

— مدعوین —

- مولینا تاج محمود صاحب مدیر لولاک فیصل آباد
- مولینا عبدالرحیم صاحب اشعر ناظم تبلیغ مرکزی مجلس
- مولینا عبدالشکور صاحب دین پوری
- مولینا اللہ وسایا صاحب خطیب محمدی مسجد ربوہ

نیز مقامی علماء کرام، مشائخ عظام، زعماء ملت خطاب فرمائینگے

مجلس تحفظ ختم نبوت پشاور سرحد

ختم نبوت کنونشن ۴، ۵ راکتوبر ۱۹۸۳ء مسجد جعفر خال بنوں میں شرکت کی تیاری کریں